بسم اللہ الرحمن الرحیم ۞ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی ۲/ بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

معہ (ضمیمہ درس قرآن مجید) (پیشگی چار روپے)

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمدؐ | Reg. No. L. CCLXXXVIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد بر سرِ این صد

(جلد ۱۰) — ۱۰ محرم الحرام ۱۳۲۹ سنہ ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ سنہ ء مطابق ۲۹ پوہ ۱۹۶۷ — (نمبر ۱۱)

بھائیو! گر قادیان آؤ گے تم | اڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

اخبارِ قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن

گذشتہ اخبار میں ہم خبر دے چکے ہیں کہ حضرت صاحب کے زخم اچھے ہو گئے ہیں مگر درد عصابہ کسی کسی وقت ہو جاتا ہے اس کے بعد جمعہ کے دن درد عصابہ زیادہ رہا۔ ہفتہ کے روز درد عصابہ کم تھا۔ اتوار کی شب کو عصابہ نہ تھا مگر دو تین اسہال ہو جانے کے سبب بہت ضعف رہا۔ پیر کی شب خفیف عصابہ کسی کسی وقت ہوا اور بعد نیم شب بیداری رہی۔ منگل کے دن درد عصابہ بالکل نہ تھا اور بخار بھی نہیں تھا۔ لیکن دو دانت جو چند روز ہوئے نکالے گئے تھے اس کے سبب سے رخسار مبارک پر کچھ سوجن ہو گئی تھی جواب تک تھی اور اس پر ڈاکٹر صاحبان ایسی دوائیاں لگاتے رہے جو کہ وہ اندر ہی اندر بیٹھ جاوے مگر اب بعض اطبار کی رائے ہوئی کہ اس کے اندر کچھ مادہ ہے۔ جس کے اخراج کی تدبیر ضروری ہے۔ بدھ کی صبح کو جب کہ اخبار کی آخری کاپی پریس میں جاتی ہے یہ کیفیت ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحبان نے تشخیص کی ہے کہ سوجن کے اندر پیپ نہیں اور نہ چیرا دینے کی ضرورت۔ یہ درد کان کے نیچے کی گلٹی میں ہے۔ جو ٹکور وغیرہ سے انشاء اللہ اچھا ہو جاوے گا۔ درد بہت رہا اب بھی ہے .. .. .. اللہ تعالیٰ کے فضل پر امید ہے کہ یہ تکلیف بھی رفع ہو جاوے گی۔ شاید یہی دوسرا سانپ ہے جسے حضرت صاحب نے اپنی رؤیا میں دیکھا تھا اور انشاء اللہ موجب بشارت قتل کیا جاوے گا۔

اس ہفتہ زیادہ تر معالجہ کی خدمت ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب کے ہی سپرد رہی۔ کیونکہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے مقدمہ کے متعلق تین چار روز کے واسطے باہر تشریف لے گئے تھے اور لاہور اور امرتسر کے احمدی ڈاکٹر صاحبان بھی فرصت پا کر تشریف لاتے رہتے ہیں چنانچہ کل سے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب آئے ہیں اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی آ گئے ہیں اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے

حضرت مولوی محمد احسن صاحب تا حال اسی جگہ رونق افروز ہیں۔ گذشتہ جمعہ میں آپ نے مسجد اقصیٰ میں اپنے خطبہ میں حضرت مسیح موعودؑ پر نازل شدہ وحی الٰہی **ذریۃ طیبۃ** پر کچھ بیان کرتے ہوئے اس نبوت کو اولاً حضرت صاحبزادہ **بشیر الدین محمود احمد** صاحب کے وجود با جود میں پورا ہوتا ہوا ثابت کیا۔

حضرت مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ اس خطبہ کو لکھ دیں انشاء اللہ کسی اگلے اخبار میں ہدیہ ناظرین کیا جاوے گا۔

سیٹھ عبد الرحمٰن صاحب اپنے وطن مالوف کو واپس تشریف لے گئے ہیں۔

۳۰ روپے کی ضرورت ملازمت جو ہے وہ قادیان میں نہیں باہر ہے درخواست کے ساتھ دو آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں۔

جناب مرزا سلطان احمد صاحب نے اپنے عزیز کی شادی کی تقریب پر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو ایک سو روپے دیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

شیطان پھر جھوٹا ہوا

ہم نے سنا تھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم مرتد کے کان میں شیطان نے یہ پھونکا ہے کہ حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح گیارہ جنوری تک فوت ہو جائیں گے اس مضمون کا ایک خط پہلے بھی آیا تھا مگر اب ہم نے عبد الحکیم کے اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا خط اپنے ایک معزز مکرم سردار پاس دیکھا ہے جس میں ڈاکٹر مرتد کے اصل الفاظ اور اس کے دستخط کا عکس درج ذیل کیا جاتا ہے

مولوی نور الدین صاحب ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء تک فوت ہو جاویگا

خاکسار عبد الحکیم

۱۱ نومبر ۱۹۱۰ء

گیارہ جنوری اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت گذر گئی اور حسن اتفاق سے اخبار بھی آج ۱۲ کو روانہ ہوتا ہے جس خبیث روح ...

... کے ساتھ ڈاکٹر مرتد کا تعلق ہے کیا اس کی نامرادی کے واسطے وہ معاملہ کافی نہ تھا جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ۱۴ ساون کی پیشگوئی کر کے اپنا کاذب ہونا ثابت کر لیا تھا کاش کہ!

(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا)

مبارک

(۱) ہمارے مکرم دوست سید ناصر شاہ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں جب عرض ہوا تو حضور نے اللہ تعالےٰ کے حضور میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ فرمایا میں شاہ صاحب کے واسطے بہت دُعا کرتا تھا اور اس دُعا میں نہیں تھکا۔ جو احباب اولاد کی دُعا کے واسطے میرے مدنظر تھے۔ ان میں سے ایک شاہ صاحب تھے۔ فرمایا۔ بعض لوگ دعا کرتے ہوئے تھک جاتے تھے یہان تک کہ دُعا کے لئے تحریک کرنا اور خط لکھنا بھی چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ہم جب کسی کے واسطے دُعا شروع کرتے ہیں تو پھر اس سلسلہ کو بند نہیں کرتے۔ اور خدا تعالیٰ سے مانگتے چلے جاتے ہیں حضور نے شاہ صاحب کے صاحبزادے کا نام منصور رکھا اللہ تعالےٰ مبارک کرے اور صحت و عافیت و نیکی کے ساتھ عمر دراز کرے ہم مکرمی مرزا نیاز بیگ صاحب کو بھی مبارکباد دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انھیں نواسہ عطا فرمایا۔ اللّٰھم زد فزد

(۲) معزز ہمعصر اخبار نور کے مالک و ایڈیٹر اخویم شیخ محمد یوسف صاحب نومسلم کے ان ۶ر جنوری ۱۹۱۱ء مبارک روز جمعہ کو فرزند نرینہ پیدا ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے آصف نام تجویز فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس مولود مسعود کو خادم دین بنائے اور سلامتی و تقویٰ کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمادے۔ آمین۔

(۳) ہمارے دوست مرزا عبد الغنی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک دختر عطا فرمائی اللہ تعالیٰ نیک اختر کرے صاحبزادہ افتخار احمد صاحب کو مبارک ہو۔ جن کی یہ مولودہ نواسی ہیں۔

ضرورت

ایک محرر کی ضرورت ہے۔ جس کے ہر دو خط اُردو انگریزی خوش ہوں۔ اڈیٹر بدر۔

سچائی کا راز

قبلہ مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

پچھلے مہینہ میں ہم نے مراد آباد ایک دستی خوش کو ارسال منگانے کے غرض سے خط لکھا۔ جس کا جواب آیا۔ ہم بعض دو چار مرتبہ وی پی سے لین دین کئے اس طرح نہیں مال بھیج سکتے۔ اثنا رخط و کتابت میں ہم نے یہ بھی لکھدیا کہ ہم لوگ احمدی ہیں کسی کا روپیہ نہیں مارتے اس کے جواب میں خط آیا اچھا آپ فرمائش لکھیں اور ایک ماہ کے بعد روپیہ بھیجدینا۔ اگر آپ اوّل تحریر کرتے کہ ہم احمدی ہیں۔ تو ہم اس قدر خط و کتابت تحریر نکرتے اور اپنے یہان کی کتاب اور اپنا جو طریقہ ہے وہ روانہ کر دیجئے۔ مہربانی ہوگی۔

اب ہم اُن احمدی سوداگران کو مخاطب کر کے عرض کرتے ہیں دیکھو غیر احمدیوں کے دلوں میں کس قدر اس جماعت کی سچائی رچی ہوئی ہے۔ ان لوگوں کے دل یقیناً سلسلہ کو مان گئے ہیں حق کی ضد ہے۔ چاہیئے کہ ہم لوگ معاملہ کے اور بھی صاف ہوں تاکہ ان کے دلوں میں اور سچائی کا اظہار پیدا ہو اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو توفیق دے۔ آمین یارب العالمین۔

محمد یٰسین محمد یامین تاجران سہارنپوری قادیان دارالامان

ایک نیک نمونہ

دہیر کے کی احمدیہ زمیندار جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ شادیوں پر اخراجات کرنے کے عوض کچھ روپیہ دینی کاموں میں خرچ کرنے کے واسطے بھیجا کرینگے چنانچہ ان کا خط درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آج مورخہ ۳ر جنوری ۱۹۱۱ء کو سب صاحبان جماعت احمدیہ نے متفق ہو کر کمیٹی کی ہے۔ بموجب وعدہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ و رسول کریم کی سنت کے مطابق شادی میں کام کیا جاویگا۔ اور برضامندی جماعت احمدیہ دارالامان فنڈ قادیان۔ عقیقہ عمہ۔ ختنہ عمہ۔ شادی فرزند نکاح عمہ۔ شروع سے پہلے روانہ کئے جاوینگے۔ جن صاحب کے گھر شادی ہوگی۔ علاوہ اس کے سب صاحبان کا اختیار وصول کر کے روانہ کرنا ہے۔ برائے مہربانی منظور فرماکر اخبار بدر میں شائع ہونے کا حکم دیں۔

کمیٹی چک ۱۰۱ دہیر کے جنوبی۔ تحصیل سرگودہا۔

العبد	العبد	العبد
حیات محمد احمدی	فضل دین احمدی	خان محمد احمدی
العبد	العبد	العبد
فوز خان نابالغ احمدی سربراہ حیات محمد احمدی	اللہ دتا احمدی	حسن محمد احمدی
العبد	العبد	العبد
حسن محمد احمدی	میان سراج الدین احمدی	رحمت خان احمدی

ڈاک آسٹریلیا

ہمارے مہربان مکرم دوست حسن موسیٰ خان صاحب آسٹریلیا سے بعض انگریزی اخبارات ہم کو بھیجتے رہتے ہیں۔ جن میں وہ دلچسپ باتوں پر نشان کر دیتے ہیں افسوس ہے کہ بسبب کمی گنجائش ایک عرصہ سے اخبار میں ڈاک ولایت درج نہیں ہو سکی۔ میں اس فکر میں ہوں کہ ڈاک ولایت کے واسطے موجودہ صفحات میں گنجائش نکالی جاوے یا الگ ورق لگایا جاوے۔ جب تک کوئی ایسی تجویز نہ ہو۔ برادر حسن موسیٰ خان صاحب کے ارسال فرمودہ اخبارات کا اقتباس ڈاک آسٹریلیا کی سُرخی کے نیچے اختصاراً درج کیا جاویگا۔ ہم اس مکرم بھائی کے مشکور ہیں کہ وہ اتنی دور سے اس قدر محبت کے ساتھ یہ اخبارات ہم کو بھیجتے ہیں۔ یہ ہر سہ برادران محمد ابراہیم موسیٰ خان۔ محمد حسین موسیٰ خان اور حسن موسیٰ خان اخلاص و محبت میں اپنی آپ ہی نظیر ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ان کے شامل حال رہے اور ہر ایک آفت و ادبار سے ان کو بچائے اور ان کے اقبال و اموال میں برکات نازل ہوں۔ آمین۔

ایک عجیب سٹرائک

بیری آرڈیلی ٹربتھ خبر رسان ہے کہ ایک کرلہ کی کان کے مزدوروں نے ہوٹل والے کو نوٹس دیا ہے کہ اگر تو آئندہ شراب خالص کا پیالا نہ دیا کرے گا اور اس میں آمیزش کو چھوڑ نہ دے گا۔ تو ہم سب شراب پینا چھوڑ دیں گے اور صرف پانی پیا کرینگے۔

فرقہ بہائی

یہی اخبار ناقل ہے کہ فرقہ بہائی آسان اور سیدھے اصولوں کے سبب امریکہ میں بہت پھیلتا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو کیونکہ بہائی لوگ بھی عیسائیوں کی طرح عمل کی طرف زور نہیں دیتے نہ نماز نہ روزہ۔ نہ کوئی ریاضت نہ مجاہدہ سست اور آسان زندگی بسر کرنے کے عادی ایسی ادنےٰ حالت کی طرف بہت جلد جھک جاتے ہیں۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ یہ آرام چند روزہ ہے اور دائمی راحت کے واسطے طیاری کی محنت ضروری ہے دنیا میں بھی قانون قدرت یہی سبق دیتا ہے کہ جو کرتا ہے وہ پاتا ہے۔

پادریانہ جھوٹھ

پادریوں کو اسلامی دُنیا کے برخلاف جھوٹی کہانیاں ایجاد کرنے کا بہت شوق رہتا ہے آسٹریلیا کے پادری سپر صاحب نے اپنے وعظ میں بیان کیا۔ کہ عرب کے ملک میں لڑکے جب نوجوان ہوتے ہیں تو اپنے ماں باپ کو کہتے ہیں کہ میرے واسطے بیوی تلاش کرو حالانکہ یہ بات ایشیائی طرز زندگی کے بالکل برخلاف ہے کہ لڑکا اپنے باپ کے ساتھ اس طرح کلام کرے پادری صاحب کے اس مضمون پر مذکورہ بالا اخبار نوٹ دیتا ہے کہ کچھ ہو ہمیں شک نہیں کہ اہل عرب کی زندگی ہمارے برائے نام مہذب ملک سے کئی درجہ بہتر گذر رہی ہے اس ملک میں اٹھارہ سال کا لڑکا نہ صرف اپنی بلکہ اپنی بیوی کی بھی پرورش کر سکتا ہے اور ہمارے ملک میں اس عمر کا لڑکا اپنا پیٹ بھی پالنے کو روٹی نہیں پا سکتا۔ اور حالت دن بدن ابتر ہوتی چلی جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح کی دُوسری تقریر

۲۷ر دسمبر ۱۹۱۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی طبیعت بہت کمزور تھی اور اس کی وجہ ۲۵ر دسمبر کی غیر معمولی تقریر اور زیادہ دیر تک باہر بیٹھے رہنا تھا۔ اس کے بعد بھی پُورا تخلیہ نصیب نہوا۔ احباب بار بار آتے جاتے رہے۔ کہ وہ تبلیغ حق کے لئے حریص ہوتی ہے آپ نے پسند کیا کہ بعد نماز ظہر عصر پھر احباب کی عام ملاقات کے لئے باہر تشریف لائیں۔ ظہر و عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی اس کے بعد حضرت مدرسہ کے صحن میں تشریف لائے۔ اگرچہ آج آپ کا ارادہ تھا کہ کچھ بھی نہ کہینگے لیکن آخر اسی حرص تبلیغ کے جوش نے مجبور کر دیا۔ اور مندرجہ ذیل تقریر آپ نے فرمائی۔

(ایڈیٹر)

حربہ دعا

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ۔ اما بعد

اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ادعونی استجب لکم۔ یہ ایک ہتھیار ہے اور وہ بڑا کارگر ہے۔ لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے۔ وہ ہتھیار دُعا کا ہے جسکو تمام دُنیا نے چھوڑ دیا ہے۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسکو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہانتک ان سے ہو سکتا ہے دُعائیں مانگیں۔ اور نہ تھکیں۔ میں ایسا بیمار ہوں کہ وہم بھی نہیں ہو سکتا کہ میری زندگی کتنی ہے اس لئے میری یہ آخری وصیت ہے کہ لا الٰہ الا اللّٰہ کے ساتھ دُعا کا ہتھیار تیز کرو۔ تمہاری جماعت میں تفرقہ نہو کیونکہ جب کسی جماعت میں تفرقہ ہوتا ہے تو اسپر عذاب آجاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا۔ فلما نسوا ما ذکروا بہ اغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ۔

اب تک تم اس دکھ سے بچے ہوئے ہو۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور نصرت کے بغیر دعا بھی مفید نہیں ہوتی۔ اس لئے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ تاکہ جماعت تفرقہ سے محفوظ رہے وہ نعمت جو اللہ تعالیٰ نے تمپر نازل فرمائی ہے وہ

دُعا سے ہی آئی ہے

میرے لئے بھی دُعا کرو۔ میرے وزرا مومن ہوں۔ مسلمان ہوں۔ مخلص ہوں۔ محسن ہوں۔ بامروت ہوں میری مخالفت نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسے واعظ نصیب کرے جو علیٰ وجہ البصیرۃ وعظ کریں۔ حق شناس ہوں۔ ان میں دنیا کی ملونی نہو۔ باوجود اخلاص کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنتہ کی پہچان رکھتے ہوں

اسقدر بیان کے بعد پھر جوش ہوا تو ذیل کے فقرات بطور تتمہ بیان فرمائے (ایڈیٹر)

میرے تم پر بہت حقوق ہیں۔ اول حق تو یہ ہے کہ تم نے میرے ہاتھ پر فرمانبرداری کا اقرار کیا ہے۔ جو اقرار کے خلاف کرتا ہے وہ منافق ہو جاتا ہے۔ میں ڈرتا ہوں کہ ایسا نہو کہ میری نافرمانی سے کوئی منافق ہو جاوے۔ دوسرا حق یہ ہے کہ میں تمھارے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتا ہوں۔

تیسرا حق یہ ہے کہ میں نمازیں بھی آجکل سجدہ نہیں کر سکتا مگر تمھاری بھلائی کے لئے نماز سے بڑھ کر سجدہ میں دعائیں کی ہیں۔ پس میری حق شناسی کرو اور باہم تفرقہ چھوڑ دو

انجمنوں کے کارکنان کو نصیحت

۲۷۔ دسمبر کی شام کو بعد نماز مغرب حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی نے تمام انجمنوں کے سکرٹری اور میر مجلس صاحبان کو حاضر آنے کا ارشاد فرمایا تھا چنانچہ جب سب لوگ آچکے تو باوجودیکہ آپ کو بہت ضعف تھا آپنے مندرجہ ذیل تقریر فرمائی (ایڈیٹر)

مینے آپ لوگوں کو ایک خاص وجہ کے لئے بلایا ہے سالگذشتہ میں میرے دل پر ایک رنجید گی تھی کہ آپ لوگ مجھے نہیں ملے تھے اس لئے مینے چاہا تھا کہ اگر سال آئندہ زندہ رہوں تو آپ کو ملامت کرونگا۔

یاد رکھو قوم میں دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں ایک نافہم دوسرے وہ جنکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے فہم بخشتا ہے نافہموں کی میں ایک مثال سُناتا ہوں۔

ایک عورت حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئی اور مینے عورتوں سے سنا کہ اس نے ایک سو روپیہ حضرت کو نذر دیا۔ قدرت الٰہی سے وہ عورت میرے پاس بھی آئی۔ اس کے ساتھ ایک جوان خوبصورت لڑکی بھی تھی۔ اس عورت نے مجھ سے کہا کہ میرے لئے آپ دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولاد دے میں اس لڑکی کو دیکھ کر سمجھا کہ یہ اسی کی لڑکی ہے اس لئے مینے اُس سے پوچھا کہ یہ کس کی لڑکی ہے۔ اسنے کہا کہ میری ہے مگر میرے اولاد نہیں۔

میں اس کے اتنے ہی فہم پر تعجب کرتا تھا کہ یہ لڑکی کو اولاد ہی نہیں سمجھتی۔ اسپر مینے چاہا کہ اس کی تسلی کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ اُسے سُناؤں کہ آپؐ کے بھی لڑکی ہی تھی۔ اس لئے مینے اُس سے پوچھا کیا تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جانتی ہے؟

اسنے جواب دیا جی میں پڑھی ہوئی نہیں۔ (گویا اس کے خیال میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جاننا صرف پڑھنے پر ہی موقوف ہے)

تب مینے اُسکو کہا کہ کیا تو جانتی ہے کہ اس جہان کا پیدا کرنیوالا بھی کوئی ہے؟

اسنے کہا کہ پڑھے لکھے لوگ ہی جانتے ہونگے۔

اسپر مینے اسکو کہا کہ تم جو مرزا صاحب کے پاس آئی اور سو روپیہ نذر دیا کیا سمجھ کر آئی ہو اسنے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ وہ اچھے آدمی ہیں۔ اس سے تُم اندازہ کر لو کہ بعض لوگ کیسے نافہم ہوتے ہیں۔ ہر قوم میں ایسے لوگ ہوتے ہیں اور ایک وہ لوگ ہوتے ہیں جنپر خدا تعالیٰ کا فضل ہوتا ہے۔ انکو علم ہوتا ہے فہم ہوتا ہے اور وہ اللہ رب العالمین کو جانتے ہیں۔ محمد رسول اللہ خاتم النبیین کو سمجھتے ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوے اور اُسکے پیاروں کو پہچانتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہوتا ہے اور خاص احسان ہوتا ہے جنپر اللہ کا احسان ہے اُنکے لئے قرآن شریف میں فرمایا احسن کما احسن اللّٰہ الیک یعنی جیسے اللہ تعالیٰ نے تجھپر احسان کیا ہے تم بھی احسان کرو۔ تم پر بھی اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہے تمکو جاہلوں سے نہیں بنایا اور نافہم نہیں بنایا۔ نافہمی کا وہ نمونہ یاد رکھو کہ وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام تک سے ناواقف اور اخلاص ایسا کہ سو روپیہ دیدیا۔ پس تم خدا تعالیٰ کا شکر کرو کہ اسنے تم پر احسان کیا اس کا شکریہ ہے کہ جو تم نے پاک تعلیم سنی ہے اسے مخلوق کو پہنچاؤ۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ یہ کام بہت ہی بڑا ہے۔ میرے کبھی وہم یا گوشہ خیال یا تخیلات شاعرانہ میں بھی نہیں آیا تھا کہ میں کسی جماعت کا امام بنوں یہ بات میرے وہم و گمان سے وراء الوراء تھی بلکہ میرے شاگرد جانتے ہیں کہ جنھوں نے مجھ سے کچھ پڑھا ہے۔ ایک حدیث ہے اس کا مطلب اور ہی سمجھتا تھا اب تو اور سمجھتا ہوں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قریشیوں کی سلطنت میں زوال ہوگا جب تک دو بھی ہوں۔

میں قریشی تھا اور مرزا کا سچے دل سے مرید ہوا۔ ہمارے جد بزرگوار میں فرخ شاہ ایک بزرگ کابل میں گذرا ہے درہ فرخ شاہ اب تک بھی اس کے نام سے ہے۔ اپنے سلطنت جان بوجھ کر چھوڑی۔ اور تخت سے اتر کر چبوترہ پر اللہ تعالے کی عبادت کی۔ اب بھی میری قوم کے آدمی یاغستان میں شاہزادے کہلاتے ہیں۔ تو میرے تو وہم میں بھی نہ تھا۔ کہ میں کسی جماعت کا امام ہوں گا لیکن جب اللہ تعالی نے چاہا۔ تو ایک آن کی آن میں مجھے امام بنادیا۔ اور ایک قوم کا امیر بنا دیا۔ تم سکرٹری لوگ ہو پریسیڈنٹ بھی ہیں۔ تمہیں کبھی کبھی مشکلات پیش آجاتے ہوں گے۔ اور پھر اس سے عناد بڑھ جاتا ہے اول تو اس غلطی سے کہ کیوں مجھے عہدہ دار نہ بنایا۔ میرا اپنا تو ایمان ہے۔ کہ اگر حضرت صاحب کی لڑکی حفیظہ (امتہ الحفیظ) کو امام بنالیتے۔ تو سب سے پہلے میں بیعت کر لیتا اور اس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی مرزا کی۔ فرمان برداری کرتا تھا۔ اور اللہ تعالی کے وعدوں پر یقین رکھتا کہ اس کے ہاتھ پر بھی پورے ہوجاویں گے اس سے میری غرض یہ بتانا ہے کہ ایسی خواہش نہیں ہونی چاہیئے۔ غرض کبھی اس قسم کی مشکلات آتی ہوں گی۔ پس پہلی نصیحت یہ ہے اور خدا کے لئے اسے مان لو اللہ کہتا ہے۔

لاتنازعوا فتفشلوا وتذھب ریحکم۔

اس منازعت سے تم بودے ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا بگڑ جاوے گی پس تنازعہ نہ کرو اللہ تعالی چونکہ خالق فطرت ہے اور جانتا تھا کہ جھگڑا ہوگا اس لئے فرمایا۔ فاصبروا ان اللہ مع الصابرین۔

پس جب سکرٹری اور پریسیڈنٹ سے منازعت ہو تو اللہ تعالے کے لئے صبر کرو۔ جو شخص اللہ تعالی کی رضا کے لئے صبر کرتا ہے۔ تو اللہ تعالی اس کے ساتھ ہوگا میرا حق ہے کہ میں تم کو نصیحت کروں۔ تم نے عہد کیا ہے کہ تمہاری نیک بات مانیں گے اس لئے میں کہتا ہوں کہ یہ مان لو۔ قطعاً منازعت نہ کرو۔ جہاں منازعت ہو فوراً جناب الٰہی کے حضور گر پڑو۔ میں نے ابھی کہا ہے کہ اگر حفیظہ کو امام بنالیتے۔ تو اس کی بھی مرزا صاحب جیسی ہی فرمانبرداری کرتا پس تم مشکلات سے مت ڈرو۔ مشکلات ہر جگہ آتی ہیں میرے اوپر بھی آئیں اور بڑی غلطی یا شوخی بابے اولی بعض آدمیوں سے ہوئی۔ اب ہم نے درگذر کر دیا ہے۔ مگر اونھوں نے حق نہیں سمجھا کہ کیا امامت کا حق ہوتا ہے؟ یہ بھی کم علمی کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو انسان حقوق شناسی نہ کرے مگر اللہ تعالی نے رحم فرمایا اون کے دلوں کی آپ اصلاح کردی۔ اور دل اللہ تعالی ہی کے قبضہ قدرت میں تھے۔ اوس نے سب کو میرے ساتھ ملادیا۔ اور ان پر اور ہم پر اور ہماری قوم پر رحم اور احسان ہوا۔ غرض ایک یہ یاد رکھو کہ تنازعہ نہ ہو۔ نہ آپ کرو نہ ماتحتوں کو کرنے دو اللہ تعالی نے ایسے موقعہ پر صبر کی تعلیم دی ہے۔ دوسری بعض جگہ جہاں کثرت سے لوگ ہیں۔ وہاں میں دیکھتا ہوں۔ ترقی رک گئی ہے اس کا کوئی مخفی راز ہے میں اس کو جانتا ہوں اس کی تلافی دو طرح ہو سکتی ہے ایک یہ کہ پریسیڈنٹ اور سکرٹری اللہ تعالی سے رو رو کر دعائیں کریں۔ آپ جانتے ہیں کہ سورج اور چاند گرہن پر مسلمانوں کے ہاں نماز پڑھی جاتی ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سورج گرہن اور چاند گرہن ہوتا تو گھبرا جاتے حالانکہ وہ جانتے تھے۔ کہ قرآن کریم میں ہے۔ والقمر قدرناہ منازل۔ مگر وہ بہت گھبراتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے۔ کہ سورج روشن تو رہتا ہی ہے۔ مگر روشنی زمین پر نہیں آتی۔ اسی طرح چاند کی روشنی رک جاتی ہے۔ چاند گرہن ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو ہوتا ہے جو اس کے کمال کے ایام ہیں اور سورج گرہن ۲۷-۲۸ کو۔

باوجود اس علم کے کہ سورج اور چاند روشن ہیں۔ پھر ان کی روشنی رک جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت گھبراتے اس لئے کہ میں تو مبلغ ہوں کہیں میری تبلیغ کا اثر نہ رک جاوے۔ اس لئے صدقہ کرتے۔ قربانی دیتے دعائیں کرتے۔ غلاموں کو آزاد کرتے۔

احمق فلاسفر اس بھید کو نہیں سمجھ مگر نبی جانتا ہے کہ وہ اپنی ذات میں روشن ہے ایسا نہ ہو کہ آفتاب و ماہتاب کی طرح ہماری روشنی اور اثر بھی رک جاوے اس لئے وہ صدقہ وخیرات اور دعاؤں سے کام لیتے۔

پس خوب یاد رکھو کہ جہاں جماعت کی ترقی رک گئی ہے۔ وہاں پریسیڈنٹ اور سکرٹری صاحبان کریں۔ نماز پڑھیں دعائیں کریں اور اپنی ذات سے صدقہ وخیرات کریں کہ جناب الٰہی خود اس گرہن کو دور کرے۔ اور اس روک کو اٹھا دے۔ جو ان کے اثر کے آگے آگئی ہے۔

میں نے اس وقت تک دو باتیں بتائی ہیں اول تنازعہ نہ کرو۔ پھر اگر ایسا ہو جاوے۔ تو صبر کرو۔ تیسری بات یہ بتائی کہ اگر ترقی رک گئی ہے تو صدقہ وخیرات کرو۔ استغفار کرو۔ دعاؤں سے کام لو۔ تاکہ تمہارا فیضان رک نہ جاوے۔ اگر کوئی روک آگئی ہے۔ تو اللہ تعالی اسے دور کردے۔

میں تم کو صدقہ کا حکم دیتا ہوں اس لئے کہ

الصدقة تطفی غضب الرب

صدقہ فی الواقع اللہ تعالے کے غضب کو بجھا دیتا ہے اس کی بہت بڑی کہانیاں ہیں اور میں ان باتوں کو مانتا ہوں کہ صدقہ سے غضب الٰہی دور ہوجاتا ہے۔ تم تو مسلمان ہو اس لئے ضرورت نہیں۔ کہ وہ کہانیاں تمہیں سناؤں۔ ایک بتاتا ہوں۔ ایک شخص کو پھانسی کا حکم ہوا۔ اس نے راستہ میں کسی سے دو پیسے مانگے اور ان کی روٹی لے کر کسی غریب کو دیدی۔ کسی نے اس سے پوچھا کہ یہ تم نے کیا کیا اس نے کہا کہ مجھ پر غضب الٰہی آیا ہے۔ میں نے صدقہ کیا ہے کہ اس سے ٹل جاویگا۔ انھوں نے کہا کہ سولی کا تختہ سامنے ہے اب کیا ٹل سکتا ہے۔ اور کسی نے بادشاہ سے کہا کہ فلاں شخص جس کو پھانسی کا حکم دیا ہے بے گناہ ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ وہ تو پھانسی مل گیا ہوگا اس پر اس نے عرض کیا کہ شاید ابھی نہ دیا گیا ہو۔ چنانچہ بادشاہ نے سوار کے ہاتھ حکم بھیجا کہ پھانسی نہ دو۔ جس وقت سوار پہونچا وہ تختہ پر چڑھ چکا تھا۔ گو ابھی پھانسی پر لٹکایا نہیں گیا تھا۔ اس طرح پر اللہ تعالی نے اس کو بچالیا۔ یہ باتیں بناوٹ کی نہیں ہیں واقعات ہیں میں ایسی حالت میں ہوں کہ اپنے اوپر بڑا زور ڈال کر بول رہا ہوں۔ پھر مرنے کی حالت میں جھوٹ بولنے کی مجھے کیا حاجت؟

پس تم یاد رکھو کہ صدقہ غضب الٰہی کو روکدیتا ہے۔ جس کا اثر متعدی نہیں رہا۔ وہ خدا کے آگے گر پڑے اور صدقہ وخیرات دے

چوتھی بات جو میں سمجھاتا ہوں وہ یہ ہے کہ مال کے معاملہ کے متعلق بڑی بدگمانی ہوتی ہے۔ یہاں کے کارکن امین ہیں۔ نیک ہیں۔ اگر کسی کی نسبت پیسہ کا جرم لگ جاتا ہے تو وہ چور نہیں ہوتے اس لئے تم اپنے مالوں کے لئے مطمئن رہو۔ جو مجھ کو کوئی دیتا ہے اس کے لئے بھی میں امین ہوں۔ میں جب چھوٹا تھا

تو ایک امیر کبیر ہمارا دوست تھا اس نے ایک لوئی خریدی وہ اتنا بڑا مالدار تھا کہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ اس کے پاس زکوٰۃ ہی کا تھا۔ میرا دل چاہا کہ لوئی مول لون۔ مین نے خرید تو کی۔ مگر مجھے یہ یاد نہین کہ مین نے کبھی پہنی ہو۔ خریدنا تو اب تک یاد ہے مگر پہننا ہرگز یاد نہین۔ اب تک مجھے اللہ تعالیٰ پشمینہ ہی پہننے کو دیتا ہے۔ پس مین اپنی نسبت مطمئن کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مال کا حریص نہین بنایا۔ میرے دل مین مال کی خواہش ہی نہین ہے۔

تمہاری نذرین جو میرے پاس آتی ہین۔ دو قسم کی ہوتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ مین ان کو لے کر باغ باغ ہو جاتا ہون۔ اس کی دو تین مثالین بتاتا ہون۔ حافظ معین الدین بڑا ہی مسکین اور مخلص آدمی ہے۔ نابینا آدمی ہے کوئی بھائی نہین باپ نہین اور رشتہ دار نہین۔ اگلے دن میرے پاس آیا اور تین روپے مجھے دئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دئے ہین۔ اب میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ان کی یخنی پئین تو طاقت آ جاوے گی۔ اس کی بیکسی اور نابینا پن کو دیکھو اور اخلاص کو دیکھو۔ مین نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے اس کی یخنی پلاؤ۔

ایک دفعہ دُور ملک سے ایک شخص آیا اور اڑھائی روپے دئے اور کہا کہ یہ بڑے اطیب ہین۔ آپ کھائین گے۔ تو نیا رنگ دیکھو گے۔ ایک شخص نے کھدر کا کرتہ دیا ہے اس نے کہا کہ خاص تیرے لئے ہے اور ایسی اطیب چیز سے بنا ہے کہ اس کو دیکھ کر میرا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ تین مثالین ہین باقی کے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہون اور کبھی مشورہ کرتا ہون کہ کیا کرون بہرحال انھین ایسی جگہ خرچ کرتا ہون۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہو۔ پس میری طرف سے مطمئن رہو کہ مین مال کا بھوکا نہین۔ ٹھاٹھ بنانے کی خواہش بھی نہین۔ مین اپنی بیوی کو محدود خرچ مہینہ مین دیتا ہون۔ تمہارے اموال اور نیتین نیک ہوتین۔ تو مین انھین نیک جگہ خرچ کرون۔ غرض یاد رکھو ایک نصیحت تو یہ ہے۔ کہ جھگڑے نہ کرو۔ دوم صبر سے کام لو سوم صدقہ و خیرات دو اپنی ذاتی کمائی سے۔ چہارم یہان کے لوگ جن کے قبضہ مین روپیہ آتا ہے ان کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو اس جماعت کے بعض بندے بڑے ہی پیارے ہین ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت بدگمانی کر کے نقصان اُٹھاؤ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب مرنے کے قریب ہون۔ مگر مین تمہارا سچا خیر خواہ ہون اور بڑا خیر خواہ ہون۔ تمہارے لئے دُعائین کرتا ہون۔ مین نے اپنی اولاد کے لئے روپیہ نہین رکھا۔ میرے باپ نے مجھ کو کوئی روپیہ نہین دیا اور نہ بھائی نے دیا۔ مگر میرے مولیٰ نے مجھ کو بہت کچھ دیا اور وہی دیتا ہے۔ پس تم بدگمانی سے توبہ کر لو۔

یہ باتین مین نے بہت بہت سوچ کر کہی ہین۔ میرے دماغ مین خشکی ہو تو ہو۔ مگر ان باتون مین خشکی نہین آپس مین محبت رکھو۔ تنازعہ نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ کوئی اگر ناراض ہو۔ تو صبر سے کام لو اور دُعائین کرو۔

ایک مرتبہ مین نے ایک شخص کو جو میرا پیارا ہے نصیحت کرنے کا ارادہ کیا۔ مین مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کو نصیحت نہ کرو اگر اس نے نہ مانا تو تم کو رنج ہوگا۔ میرے دل پر اس سے کچھ بوجھ گزرا اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کے لئے دُعا کرو۔ ہم اپنی حکمت کاملہ سے سمجھا دین گے وہ بڑا غریب نواز ہے اس لڑکے پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ اسے شرمندگی سے بچا لیا پس ایسے لوگون کے لئے دُعا کرو اور نمازمین دُعائین کرو یہ معرفت کی باتین ہین۔ مجھ کو کہنے مین معذور سمجھو۔ میرے دل کی خواہش برس بھر سے تھی۔ بدگمانی بھی ہوئی کہ شاید پیسون کے لئے بُلاتا ہے مین مالون کا خواہشمند نہین میرا نام آسمان مین

عبدالباسط ہے

باسط اُسے کہتے ہین جو فراخی سے دیتا ہے میرے پرانے دوست مثل حامد شاہ کے موجود ہین وہ جانتے ہین۔ کہ میرا یہی لباس رہا ہے۔ میرا مولا وقت پر مجھ کو ہر چیز دیتا ہے اس کے بڑے بڑے فضل مجھ پر ہین۔ مین ابھی گرا تھا۔ اگر گھوڑی آنکھ پر لات مار دیتی۔ تو کیا حقیقت تھی؟ یہ اسی کا فضل تھا۔ سال گذشتہ مین کئی قسم کی غلطیان ہوئین مگر خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ آئندہ نہ ہون گی۔

قابل توجہ گورنمنٹ

اخبار والون نے کہان سے یہ خبر اڑائی

کئی اخبارون مین یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ڈاکٹر [illegible] اسسٹنٹ سرجن [illegible] عہدہ پر بحال ہوئے ہین جہان تک ہمین علم ہے نہ تو ڈاکٹر صاحب کے نام بحالی کا کوئی پروانہ اب تک آیا ہے اور نہ ہی اس مقدمہ مین جو ان کے خلاف قائم کیا گیا تھا کوئی کارروائی ہوئی ہے پس یہ دونون خبرین صحیح نہین ہین۔

صحیح حالات

ان خبرون کی اصلیت غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس مقدمہ جس مین شہادت دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا تھا۔ ۹ و ۱۰ دسمبر کو سشن جج صاحب شاہ پور کی عدالت مین پیش ہوا تھا اس مقدمہ مین ڈاکٹر جوڈ داین سابق سول سرجن شاہ پور کی شہادت دوبارہ لی گئی اور اس شہادت سے اور اس پر جو جرح ہوئی اس سے سشن جج اس نتیجہ پر پہونچے کہ ملزم محمد سعید دفعہ ۳۰۲ کے نیچے قتل کا مرتکب نہین ہوا۔ بلکہ اس کی موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے اور اس لئے مقدمہ صرف ضرب خفیف کے لئے ۳۲۳ دفعہ کے نیچے چلایا جاسکتا ہے صاحب سشن جج کو ایسی صفائی سے مقتول دربار علی کی تلی کا پھٹنا موت کا باعث ثابت ہوگیا کہ انہون نے قبر اکھڑوانے کے متعلق کوئی شہادت نہین لی اور نہ ہی ان فاضل ڈاکٹرون کی شہادت ضروری سمجھی جو ملزم کی طرف سے صفائی کے گواہون مین پیش ہونیوالے تھے۔ اور ملزم پر فرد جرم صرف دفعہ ۳۲۳ کے نیچے لگایا۔ ۱۵ دسمبر کو اس مقدمہ مین حکم بھی سنا دیا گیا۔ فیصلہ مین صاحب سشن جج لکھتے ہین کہ "جہان تک

فیصلہ سشن جج

متوفی کی موت کی وجہ کا سوال ہے یہ نہین کہا جاسکتا کہ سول سرجن کی شہادت اسسٹنٹ سرجن کی شہادت کے مخالف ہے خواہ تفصیلات مین کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو اس لئے مین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ متوفی کی تلی بڑھی ہوئی تھی اور کہ اس کی موت اس تلی کے پھٹنے کی وجہ سے ہوئی" اصل انگریزی الفاظ فیصلہ کے یہ ہین۔

"It cannot therefore be affirmed whatever may be the differences in detail that the evidence of the Civil Surgeon is in conflict with that of the Assistant Surgeon so far as the cause of the death of the deceased is concerned. I therefore hold that the deceased had an enlarged spleen and that his death was the result of a rupture of that spleen.

تو ایک امیر کبیر ہمارا دوست تھا اس نے ایک لوئی خریدی وہ اتنا بڑا مالدار تھا کہ پچاس ساٹھ ہزار روپیہ اس کے پاس زکوٰۃ ہی کا تھا۔ میرا دل چاہا کہ لوئی مول لوں۔ مین نے خرید تو کی۔ مگر مجھے یہ یاد نہیں کہ مین نے کبھی پہنی ہو۔ خریدنا تو اب تک یاد ہے مگر پہننا ہرگز یاد نہیں۔ اب تک مجھے اللہ تعالیٰ پشمینہ ہی پہننے کو دیتا ہے۔ پس مین اپنی نسبت مطمئن کرتا ہون۔ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مال کا حریص نہیں بنایا۔ میرے دل مین مال کی خواہش ہی نہیں ہے۔

تمہاری نذرین جو میرے پاس آتی ہین۔ دو قسم کی ہوتی ہین ایک تو ایسی ہوتی ہین کہ مین ان کو لے کر باغ باغ ہو جاتا ہون۔ اس کی دو تین مثالین بتاتا ہون۔ حافظ معین الدین بڑا ہی مسکین اور مخلص آدمی ہے۔ نابینا آدمی ہے کوئی بھائی نہین باپ نہین اور رشتہ دار نہین۔ اگلے دن میرے پاس آیا اور تین روپے مجھے دئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دئے ہین۔ اب میرا جی چاہتا ہے کہ آپ ان کی یخنی پئین تو طاقت آ جاوے گی۔ اس کی بے کسی اور نابینا پن کو دیکھو اور اخلاص کو دیکھو۔ مین نے اپنی بیوی کو کہا کہ مجھے اس کی یخنی پلاؤ۔

ایک دفعہ دُور ملک سے ایک شخص آیا اور اڑھائی روپے دئے اور کہا کہ یہ بڑے اطیب ہین۔ آپ کھائین گے۔ تو نیا رنگ دیکھو گے۔ ایک شخص نے کھدر کا کرتہ دیا ہے اس نے کہا کہ خاص تیرے لئے ہے اور ایسی اطیب چیز سے بنا ہے کہ اس کو دیکھ کر میرا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ یہ تین مثالین ہین باقی کے روپیہ کو سنبھال کر رکھتا ہون اور کبھی مشورہ کرتا ہون کہ کیا کرون بہرحال انھین ایسی جگہ خرچ کرتا ہون۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا موجب ہو۔ پس میری طرف سے مطمئن رہو کہ مین مال کا بھوکا نہین۔ بڑا بننے کی خواہش بھی نہین۔ مین اپنی بیوی کو محدود خرچ مہینہ مین دیتا ہون۔ تمہارے اموال اور نیتین نیک ہوئین۔ تو مین انھین نیک جگہ خرچ کرون۔ غرض یاد رکھو ایک نصیحت تو یہ ہے۔ کہ جھگڑے نہ کرو۔ دوم صبر سے کام لو۔ سوم صدقہ و خیرات دو اپنی ذاتی کمائی سے۔ چہارم یہان کے لوگ جن کے قبضہ مین روپیہ آتا ہے ان کی نسبت بدگمانی نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ کو اس جماعت کے بعض بندے بڑے ہی پیارے ہین ایسا نہ ہو کہ کسی کی نسبت بدگمانی کر کے نقصان اُٹھاؤ۔

اور یہ بھی یاد رکھو کہ اب مرنے کے قریب ہون۔ مگر مین تمہارا سچا خیر خواہ ہون اور بڑا خیر اخواہ ہون۔ تمہارے لئے دُعائین کرتا ہون۔ مین نے اپنی اولاد کے لئے روپیہ نہین رکھا۔ میرے باپ نے مجھ کو کوئی روپیہ نہین دیا اور نہ بھائی نے دیا۔ مگر میرے مولی نے مجھ کو بہت کچھ دیا اور وہی دیتا ہے۔ پس تم بدگمانی سے توبہ کر لو۔

یہ باتین مین نے بہت بہت سوچ کر کہی ہین۔ میرے دماغ مین خشکی ہو تو ہو۔ مگر ان باتون مین خشکی نہین آپس مین محبت رکھو۔ تنازعہ نہ کرو۔ بدگمانی نہ کرو۔ کوئی اگر ناراض ہو۔ تو صبر سے کام لو اور دُعائین کرو۔

ایک مرتبہ مین نے ایک شخص کو جو میرا پیارا ہے نصیحت کرنے کا ارادہ کیا۔ مین مغرب کی نماز پڑھ رہا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کو نصیحت نہ کرو اگر اس نے نہ مانا تو تم کو رنج ہوگا۔ میرے دل پر اس سے کچھ بوجھ گذرا اس پر اللہ تعالیٰ نے میرے دل مین ڈالا کہ تم اس کے لئے دُعا کرو۔ ہم اپنی حکمت کاملہ سے سمجھا دین گے وہ بڑا غریب نواز ہے اس لڑکے پر اللہ تعالیٰ نے رحم کیا کہ اُسے شرمندگی سے بچا لیا پس ایسے لوگون کے لئے دُعا کرو اور نماز مین دُعائین کرو یہ معرفت کی باتین ہین۔ مجھے کہنے مین معذور سمجھو۔ میرے دل کی خواہش برس بھر سے تھی۔ بدگمانی بھی ہوئی کہ شاید پیسون کے لئے بلاتا ہے مین مالون کا خواہشمند نہین میرا نام آسمان مین

عبد الباسط ہے

باسط اُسے کہتے ہین جو فراخی سے دیتا ہے میرے پرانے دوست منشی حامد شاہ کے موجود ہین وہ جانتے ہین۔ کہ میرا یہی لباس رہا ہے۔ میرا مولا وقت پر مجھ کو ہر چیز دیتا ہے اس کے بڑے بڑے فضل مجھ پر ہین۔ مین ابھی گرا تھا۔ اگر گھوڑی آنکھ پر لات مار دیتی۔ تو کیا حقیقت تھی؟ یہ اسی کا فضل تھا۔ سال گذشتہ مین کئی قسم کی غلطیان ہوئین۔ مگر خدا کے فضل سے اُمید ہے کہ آئندہ نہ ہون گی۔

قابل توجہ گورنمنٹ

اخبار والون نے کہان سے یہ خبر اُڑائی

کئی اخبارون مین یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن بھیرہ بری ہو کر اپنے عہدہ پر بحال ہو گئے ہین جہان تک ہمین علم ہے نہ تو ڈاکٹر صاحب کے نام بحالی کا کوئی پروانہ اب تک آیا ہے اور نہ ہی اس مقدمہ مین جو ان کے خلاف قائم کیا گیا تھا۔ کوئی کارروائی ہوئی ہے پس یہ دونون خبرین صحیح نہین ہین۔

صحیح حالات

ان خبرون کی اصلیت غالباً یہ معلوم ہوتی ہے کہ اصل مقدمہ جس مین شہادت دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا تھا۔ ۹ و ۱۰ ار دسمبر کو سشن جج صاحب شاہ پور کی عدالت مین پیش ہوا تھا اس مقدمہ مین ڈاکٹر جوڈ واین سابق سول سرجن شاہ پور کی شہادت دوبارہ لی گئی اور اس شہادت سے اور اس پر جرح ہوئی اس سے سشن جج اس نتیجہ پر پہونچے کہ ملزم محمد سعید دفعہ ۳۰۲ کے نیچے قتل کا مرتکب نہین ہوا۔ بلکہ اس کی موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے۔ اور اس لئے مقدمہ صرف ضرب خفیف کے لئے ۳۲۳ دفعہ کے نیچے چلایا جا سکتا ہے صاحب سشن جج کو ایسی صفائی سے مقتول دربار علی کی تلی کا پھٹنا موت کا باعث ثابت ہو گیا کہ انہون نے قبر اکھڑوانے کے متعلق کوئی شہادت نہین لی اور نہ ہی ان فاضل ڈاکٹرون کی شہادت ضروری سمجھی جو ملزم کی طرف سے صفائی کے گواہون مین پیش ہونیوالے تھے۔ اور ملزم پر فرد جرم صرف دفعہ ۳۲۳ کے نیچے لگایا۔ ۱۵ر دسمبر کو اس مقدمہ مین حکم بھی سنا دیا گیا۔ فیصلہ مین صاحب سشن جج لکھتے ہین کہ "جہان تک

فیصلہ سشن جج

متوفی کی موت کی وجہ کا سوال ہے یہ نہین کہا جا سکتا کہ سول سرجن کی شہادت اسسٹنٹ سرجن کی شہادت کے مخالف ہے خواہ تفصیلات مین کتنا ہی اختلاف کیون نہ ہو اس لئے مین یہ فیصلہ کرتا ہون کہ متوفی کی تلی بڑھی ہوئی تھی اور کہ اس کی موت اس تلی کے پھٹنے کی وجہ سے ہوئی"۔ اصل انگریزی الفاظ فیصلہ کے یہ ہین۔

"It cannot therefore be affirmed whatever may be the differences in detail that the evidence of the Civil Surgeon is in conflict with that of the Assistant Surgeon so far as the cause of the death of the deceased is concerned. I therefore hold that the deceased had an enlarged spleen and that his death was the result of a rupture of that spleen.

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب سشن جج کے اس فیصلہ سے ہی یہ نتیجہ نکال لیا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب بھی بری ہو گئے۔ کیونکہ الزام ڈاکٹر صاحب پر یہی تھا کہ انھوں نے اپنی حلفی شہادت میں یہ کہا تھا۔ کہ انھوں نے تلی کو بڑھی ہوئی پایا جس کا وزن ۳۴ اونس تھا اور کہ اس پر دو شگاف تھے۔ اور کہ موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے۔

پس جب صاحب سشن جج نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ واقعی تلی بڑھی ہوئی تھی اور موت تلی کے پھٹنے سے ہی ہوئی۔ تو گویا جو الزام ڈاکٹر صاحب پر تھا۔ اس کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔ غالباً یہی بنا ان خبروں کی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اس بارے میں ابھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف جو مقدمہ ہے وہ صاحب ڈپٹی کمشنر شاہپور کی عدالت میں ہے اور اس مقدمہ میں اب تک کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ نہ کسی پیشی کی تاریخ کی ڈاکٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے۔ پس گو صاحب سشن جج نے اس رائے کا اظہار کر دیا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب کی شہادت واقعات کے مطابق ہے اور کہ ڈاکٹر جو ڈوائن کی شہادت ان کی شہادت کی تردید اس بارے میں نہیں کرتی کہ موت تلی پھٹنے سے ہی واقع ہوئی۔ تاہم چونکہ وہ مقدمہ ایک علیحدہ عدالت میں ہے اس لئے جب تک اس مقدمہ کا علیحدہ فیصلہ نہ ہو ہم کوئی اظہار رائے نہیں کر سکتے۔

کیا مجسٹریٹ سے بازپرس ہوئی گورنمنٹ کو پھر توجہ

لیکن ہم اس امر کی طرف دلائے بغیر نہیں رہ سکتے جس کی طرف پہلے بھی ہندو مسلمان پریس نے بالاتفاق گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ یہ تو ایک علیحدہ امر ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب نے جو شہادت دی۔ وہ کیسی تھی لیکن جو سلوک ان سے کیا گیا جو نہ صرف ان کی پوزیشن کے لحاظ سے ہی قابل اعتراض تھا بلکہ قانونی طور پر بھی بالکل ناجائز تھا۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے کیا بازپرس مجسٹریٹ سے کی ہے۔ پبلک گورنمنٹ کے [illegible] فیصلہ کی نہایت فکرمندی سے انتظار کر رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے انصاف پر اسے پورا بھروسہ ہے کہ وہ یوروپین اور دیسی میں کسی امتیاز کی پروا نہ کر کے مسٹر قلبی کی خلاف قانون کارروائی پر ایسا نوٹس لے گی جس سے آیندہ مجسٹریٹوں کو ایسی ناجائز کارروائیوں کی جرأت نہ ہو۔ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے حقوق کی پوری نگہداشت کریں اور جہاں ماتحت حکام قانون کے خلاف ورزی کریں ان سے اسی طرح بازپرس کریں۔ جس طرح دوسرے لوگوں سے کوئی امر خلاف قانون سرزد ہونے پر بازپرس کی جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب کسی معزز سرکاری عہدہ پر نہ بھی ہوتے تو بھی جو خلاف قانون کارروائی کر کے ان کے ان حقوق کو جو انھیں بروئے قانون حاصل تھے۔ پاؤں تلے روندا گیا ہے اور جابرانہ سختی سے کام لیا گیا ہے اس کی بازپرس اور ضرر رسیدہ شخص کی حق رسی گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام کا فرض تھا۔ مگر جہاں سرکار کے ایک اپنے عہدہ دار پر ہی کسی دوسرے عہدہ دار نے خلاف قانون کارروائی کا ارتکاب کیا ہے یہ ذمہ واری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب ایک معزز گزٹڈ افسر ہیں اور ان کے معزز رشتہ داروں نے گورنمنٹ کی بڑی بڑی خدمات کی ہیں۔ ایسی صورت میں ہم نہیں سمجھ سکتے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں خاموشی اختیار کرے گی۔ مگر ظاہر واقعات سے کوئی پتہ نہیں چلتا کہ گورنمنٹ نے کیا کارروائی کی ہے۔ قریباً چار مہینے گذر گئے ہیں اور اس اثناء میں اصل مقدمہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس میں شہادت دینے کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر قلبی اپنی اصلی جگہ پر ہیں۔ گویا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہی نہ تھا۔ ایک مجسٹریٹ خلاف قانون کارروائی کرنے پر اسی طرح الزام کے نیچے ہے جس طرح کوئی اور شخص۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا اور پھر اپنے معزز عہدہ داروں کی عزت کی محافظت کرے۔ اگر ایک ڈاکٹر کسی مجسٹریٹ کو زہر دے کر مار ڈالے تو جس طرح اس صورت میں گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ڈاکٹر سے بازپرس کرے۔ اسی طرح جب ایک مجسٹریٹ ایک ڈاکٹر کی بے عزتی کرتا ہے تو اس وقت بھی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ مجسٹریٹ سے بازپرس کرے اس لئے ہم باادب گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں جلد نوٹس لے کر ایسی کارروائی کرے جس سے پبلک کو اطمینان ہو۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کے اعلیٰ حکام قانون کے معاملہ میں بڑے اور چھوٹے یا یوروپین اور دیسی کی [illegible] پروا نہیں کرتے اور اسی سے ہمیں پوری امید ہے کہ سرائیل ڈین کی گورنمنٹ نے اس معاملہ میں بھی نوٹس لیا ہو گا لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی تو[illegible] کیونکہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس [illegible] ایک کثیر حصہ کو جو گورنمنٹ کا خیر خواہ اور پورا [illegible] پہنچا ہوا ہے۔

کیا اخباروں والے اپنا فرض ادا کرینگے

اخیر میں ہم ان معاصر صاحبان کی خدمت میں عرض کرتے ہیں جو یونہی ایک دوسرے سے نقل کرتے ہوئے لکھتے چلے گئے ہیں کہ ڈاکٹر بشارت احمدؐ صاحب بری ہو گئے۔ کیا وہ مذکورہ بالا نوٹ کو اپنی اخباروں میں جگہ دیکر اس مغالطہ کا ازالہ کر دینگے جس کے وہ ذمہ وار ہیں اور گورنمنٹ سے اس مطالبہ کی طرف توجہ دلا کر اپنا فرض ادا کریں گے جس کا ذکر ہم نے اوپر کیا ہے۔

باگہ گویم در جہاں یک گوش نیست

صاحب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۰ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء کو اپنی کم فہمی سے لفظ نبی کے سمجھنے میں حسب قواعد عربیہ دھوکا لگا ہے نہ یہ کہ قادیانی وفد نے مولانا شبلی صاحب کو قادیان سے چل کر لکھنؤ جا دھوکہ دیا یہ قول حکمت شرعی سے بھی خلاف ہے مومن کا کام نہیں کہ کسی کو دھوکہ اور مغالطہ دے۔ البتہ یہ دعوے خاص ہو کہ دینا آپ ہی کا کام ہے کہ عوام الناس کے ارادے کو امر خیر سے روکنا اور اِدھر اُدھر کے دو شعر سُنا دینا۔ ماسوائے اس کے مولانا شبلی صاحب ایک انا معمر راستباز انسان ہیں اور پھر اصطلاح محدثین ماہرین اور فقہائے کاملین کی کتابوں کی سیر کئے ہوئے ایسے طفل مکتب اور گبرو بھی تو نہیں کہ کسی کے دھوکہ دہی اور سغط پردازی میں آجاویں۔ کیا ہم مولوی شبلی صاحب کے اس سوال پر کہ ہم لوگ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کو نبی مانتے ہیں۔ یہ کہہ دیتے کہ ہاں جیساکہ عام مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایک صاحب کتاب پیغمبر مستقل عیسےٰ علیہ السلام آنے والے ہیں۔ تب غالباً اہلحدیث کو چین آتا۔ کہ جو قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔ ہاں مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور وہ بھی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ سے فیض حاصل کر کے اس خیر اُمۃ میں ایسے بشر ہوتے رہے۔ جن کو الہام الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ دہلی میں بھی ایک انبیار کی گلی مشہور ہے۔ معلوم نہیں تو کیوں قادیان نے کیا قصور کیا تھا کہ جو وہاں نبی نہیں ہو سکتا۔ چونکہ مرزا صاحب الہام الٰہی سے مشرف ہوئے اور آپ کو آیندہ کی خبریں بھی بطور پیشگوئی کے بتلائی جاتی تھیں جو پوری ہوتی رہیں جنمیں سے ایک چمکتا ہوا نشان لیکھرام کے مارے جانے کا ہے کہ جس کا ذکر تمام ہندوستان اور پنجاب کے اخباروں میں پایا جاتا ہے بس ایسے شخص کو عربی لغت میں نبی کہتے ہیں تطبیق دلیل اوپر مدعا کے یہ آیۃ کریمہ ہے اہلحدیث غور کریں۔

یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (اعراف)

معلوم ہوتا ہے کہ صاحب سشن جج کے اس فیصلہ سے ہی یہ نتیجہ نکال لیا گیا ہے۔ کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بھی بری ہو گئے۔ کیونکہ الزام ڈاکٹر صاحب پر یہی تھا کہ انھون نے اپنی حلفی شہادت مین یہ کہا تھا۔ کہ انھون نے تلی کو بڑھی ہوئی پایا جس کا وزن ۳۴ اونس تھا اور کہ اس پر دو نشان تھے۔ اور کہ موت تلی کے پھٹنے سے ہی واقع ہوئی ہے۔

پس جب صاحب سشن جج نے اس بات کو تسلیم کر لیا کہ واقعی تلی بڑھی ہوئی تھی اور موت تلی کے پھٹنے سے ہی ہوئی۔ تو گویا جو الزام ڈاکٹر صاحب پر تھا۔ اس کا غلط ہونا ثابت ہو گیا۔ غالباً یہی بنا ان خبرون کی معلوم ہوتی ہے۔ ہم اس بارے مین ابھی کچھ نہین کہہ سکتے۔ کیون کہ ڈاکٹر صاحب کے خلاف جو مقدمہ ہے وہ صاحب ڈپٹی کمشنر شاہ پور کی عدالت مین ہے اور اس مقدمہ مین اب تک کوئی کارروائی نہین ہوئی۔ نہ کسی پیشی کی تاریخ کی ڈاکٹر صاحب کو اطلاع ملی ہے۔ پس گو صاحب سشن جج نے اس رائے کا اظہار کر دیا ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی شہادت واقعات کے مطابق ہے اور کہ ڈاکٹر جودھ واین کی شہادت ان کی شہادت کی تردید اس بارے مین نہین کرتی کہ موت تلی پھٹنے سے ہی واقع ہوئی۔ تاہم چون کہ وہ مقدمہ ایک علیحدہ عدالت مین ہے اس لئے جب تک اس مقدمہ کا علیحدہ فیصلہ نہ ہو ہم کوئی اظہار رائے نہین کر سکتے۔

کیا مجسٹریٹ سے باز پرس ہوئی گورنمنٹ کو پھر توجہ

لیکن ہم اس امر کی طرف دلائے بغیر نہین رہ سکتے۔ جس کی طرف پہلے بھی ہندو مسلمان پریس نے بالاتفاق گورنمنٹ کو توجہ دلائی ہے کہ یہ تو ایک علیحدہ امر ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے جو شہادت دی۔ وہ کیسی تھی لیکن جو سلوک ان سے کیا گیا جو نہ صرف ان کی پوزیشن کے لحاظ سے ہی قابل اعتراض تھا بلکہ قانونی طور پر بھی بالکل ناجائز تھا۔ اس کے لئے گورنمنٹ نے کیا باز پرس مجسٹریٹ سے کی ہے۔ پبلک گورنمنٹ کے اس فیصلہ کی نہایت فکرمندی سے انتظار کر رہی ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ کے انصاف پر اسے پورا بھروسہ ہے کہ وہ یوروپین اور دیسی مین کسی امتیاز کی پرواہ نہ کر کے مسٹر فلپی کی خلاف قانون کارروائی پر ایسا نوٹس لے گی جس سے آیندہ مجسٹریٹون کو ایسی ناجائز کارروائیون کی جرأت نہ ہو۔ گورنمنٹ کے اعلے حکام کا فرض ہے کہ وہ رعایا کے حقوق کی پوری نگہداشت کرین اور جہان ماتحت حکام قانون کے خلاف ورزی کرین اُن سے اسی طرح باز پرس کرین۔ جس طرح دوسرے لوگون سے کوئی امر خلاف قانون سرزد ہونے پر باز پرس کی جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کسی معزز سرکاری عہدہ پر نہ بھی ہوتے تو بھی جو خلاف قانون کارروائی کر کے ان کے ان حقوق کو جو انھین بروئے قانون حاصل تھے۔ پاؤن تلے روندا گیا ہے اور جابرانہ سختی سے کام لیا گیا ہے اس کی باز پرس اور ضرر رسیدہ شخص کی حق رسی گورنمنٹ کے اعلے حکام کا فرض تھا۔ مگر جہان سرکار کے ایک اپنے عہدہ دار پر ہی کسی دوسرے عہدہ دار نے خلاف قانون کارروائی کا ارتکاب کیا ہے یہ ذمہ واری اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ایک معزز گزٹڈ افسر ہین اور ان کے معزز رشتہ دارون نے گورنمنٹ کی بڑی بڑی خدمات کی ہین۔ ایسی صورت مین ہم نہین سمجھ سکتے کہ گورنمنٹ اس معاملہ مین خاموشی اختیار کرے گی۔ مگر ظاہر واقعات سے کوئی پتہ نہین چلتا کہ گورنمنٹ نے کیا کارروائی کی ہے۔ قریباً چار مہینے گذر گئے ہین اور اس اثناء مین اصل مقدمہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔ جس مین شہادت دینے کی وجہ سے ڈاکٹر صاحب پر الزام لگایا گیا ہے۔ مسٹر فلپی اپنی اصلی جگہ پر ہین۔ گو یا کہ کوئی ایسا واقعہ ہوا ہی نہ تھا۔ ایک مجسٹریٹ خلاف قانون کارروائی کرنے پر اسی طرح الزام کے نیچے ہے جس طرح کوئی اور شخص۔ اور گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنی رعایا اور پھر اپنے معزز عہدہ دارون کی عزت کی محافظت کرے۔ اگر ایک ڈاکٹر کسی مجسٹریٹ کو زہر دے کر مار ڈالے تو جس طرح اس صورت مین گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ ڈاکٹر سے باز پرس کرے۔ اسی طرح جب ایک مجسٹریٹ ایک ڈاکٹر کی بے عزتی کرتا ہے تو اس وقت بھی گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ مجسٹریٹ سے باز پرس کرے اس لئے ہم بادب گورنمنٹ کو توجہ دلاتے ہین کہ وہ اس معاملہ مین جلد نوٹس لے کر ایسی کارروائی کرے جس سے پبلک کو اطمینان ہو۔ ہم خوب جانتے ہین کہ گورنمنٹ کے اعلے حکام قانون کے معاملہ مین بڑے اور چھوٹے یا یوروپین اور دیسی کی کوئی پروا نہین کرتے اور اسی سے ہمین پوری اُمید ہے کہ سر لوئیس ڈین کی گورنمنٹ نے اس معاملہ مین بھی نوٹس لیا ہو گا لیکن ہمارا فرض ہے کہ ہم بھی توجہ دلانے مین قاصر نہ رہین کیون کہ یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے گورنمنٹ کی رعایا کے ایک کثیر حصہ کو جو گورنمنٹ کا خیر خواہ اور پورا وفادار ہے سخت صدمہ پہنچا ہوا ہے۔

کیا اخبارون والے اپنا فرض ادا کرینگے

اخیر مین ہم اُن ہمعصر صاحبان کی خدمت مین عرض کرتے ہین جو یونہی ایک دوسرے سے نقل کرتے ہوئے لکھتے چلے گئے ہین کہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بری ہو گئے۔ کیا وہ مذکورہ بالا نوٹ کو اپنے اخبارون مین جگہ دیکر اس مغالطہ کا ازالہ کر دینگے جس کے وہ ذمہ وار ہین اور گورنمنٹ سے اس مطالبہ کی طرف توجہ دلا کر اپنا فرض ادا کرین گے جس کا ذکر ہم نے اُوپر کیا ہے۔

با کہ گویم در جہان یک گوش نیست

صاحب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲ر دسمبر ۱۹۱۰ء کو اپنی کم فہمی سے لفظ نبی کے سمجھنے مین حسب قواعد عربیہ دھوکا لگا ہے نہ یہ کہ قادیانی وفد نے مولانا شبلی صاحب کو قادیان سے چل کر لکھنو جا دھوکہ دیا یہ قول حکمت شرعی سے بھی خلاف ہے مومن کا کام نہین کہ کسی کو دھوکہ اور مغالطہ دے۔ البتہ یہ دعوے خاص ہو کر دینا آپ ہی کا کام ہے کہ عوام الناس کے ارادے کو امر خیر سے روکنا اور اِدھر اُدھر کے دو شعر سُنا دینا۔ ماسوائے اس کے مولانا شبلی صاحب ایک اَنا معمر راستباز انسان ہین اور پھر اصطلاح محدثین ماہرین اور فقہائے کاملین کی کتابون کی سیر کئے ہوئے ایسے طفل مکتب اور گبرو بھی تو نہین کہ کسی کے دھوکہ دہی اور سفسطہ پردازی مین آجاوین۔ کیا ہم مولوی شبلی صاحب کے اس سوال پر کہ ہم لوگ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام مرحوم و مغفور کو نبی مانتے ہین۔ یہ کہدیتے کہ ہان جیسا کہ عام مسلمانون کا خیال ہے۔ کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد بھی ایک صاحب کتاب پیغمبر مستقل عیسے علیہ السلام آنے والے ہین۔ تب غالباً اہلحدیث کو چین آتا۔ کہ جو قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہین رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا مین رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔ ہان مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور وہ بھی آنحضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طفیل آپ سے فیض حاصل کر کے اس خیر اُمت مین ایسے بشر ہوتے رہے۔ جن کو الہام الٰہی سے مشرف کیا گیا۔ دہلی مین بھی ایک انبیا کی گلی مشہور ہے۔ معلوم نہین تو کیون قادیان نے کیا قصور کیا تھا کہ جو وہان نبی نہین ہو سکتا۔ چونکہ مرزا صاحب الہام الٰہی سے مشرف ہوئے اور آپ کو آیندہ کی خبرین بھی بطور پیشگوئی کے تبلائی جاتی تھین جو پوری ہوتی رہین جنمین سے ایک چمکتا ہوا نشان لیکھرام کے مارے جانے کا ہے کہ جس کا ذکر تمام ہندوستان اور پنجاب کے اخبارون مین پایا جاتا ہے بس ایسے شخص کو عربی لغت مین نبی کہتے ہین تطبیق ودلیل اُوپر مدعا کے یہ آیۃ کریمہ ہے اہلحدیث غور کرین۔

یا بنی اٰدم اِمّا یاتینکم رسلٌ منکم یقصّون علیکم اٰیتی فمن اتّقٰی واصلح فلا خوفٌ علیہم ولا ھم یحزنون (اعراف)

منکر حق کا انجام

خدا کے فرستادوں کی مخالفت کبھی کسی نیک نیتجہ تک نہیں پہنچاتی - ہمارے سامنے کئی ایک مثالیں ایسی موجود ہیں کہ وہ لوگ اپنی جماعت میں بڑے معزز و محترم بلکہ لیڈر سمجھے جاتے تھے - لیکن آہستہ آہستہ مامورمن اللہ کی مخالفت کی پاداش میں یہانتک پہنچے کہ اکیلے رہ گئے اور کوئی ان کے ساتھ نہ رہا - اور ان کے دلوں سے ایمان سلب ہوتا گیا -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی پہلی شان و شوکت کو یاد کرو پھر ان کی موجودہ تحریروں کو پڑھو اولاد کا وہ حال جو بدر کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپ چکا ہے - مذہبی مخالفت کی یہ کیفیت کہ حنفی وغیرہ تو کجا خود اہل حدیث کا اکثر حصہ ان کے خلاف ہے - گویا جو عقیدہ ان کا ہے وہ تنہا ان کا اپنا ہی ہے - اب دوسرے درجہ پر جناب وحید الزماں صاحب کے حالات ان کے ایک خط سے ظاہر ہیں - جن کی اشاعت کے واسطے شیعہ رسالہ اصلاح ذمہ دار ہے - آپ بہت سی حدیث کی کتابوں کے مترجم ہیں - جب ان میں باب الدجال آتا تھا تو آپ خدا کے نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا ضرور ذکر کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے تھے - لیکن آپ کا انجام جو ہو رہا ہے وہ تو کچھ اس خط سے ظاہر ہے کچھ آئندہ انشاء اللہ ہو جائیگا - خدا نے اپنے مامور کو سچ فرمایا کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان ہوتے ہیں - مسیح موعود بھی ان لوگوں کے خیال میں اپنے عقائد خاص رکھتا تھا مگر آپ کے ساتھ چار لاکھ آدمی شامل ہو گیا - اور آپ نے اپنے پیچھے ایک جماعت چھوڑی - لیکن یہ لوگ مرینگے تو وحید و طرید جیسا کہ خود اُن کے الفاظ سے ظاہر ہے - جس ہدیۃ المہدی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس کے ایک حصہ کا ذکر ہم تفصیل کیساتھ کسی آئندہ اشاعت میں دینگے - فی الحال اس کے متعلق جو باز پرس گورنمنٹ کیطرف سے ہوئی ہے - اس کا حوالہ دیتے ہیں -

آپنے اس حصہ میں جو گل کھلائے ہیں اور اپنے مذہبی عقیدوں کا اظہار خصوصاً در بارہ سلطنت نصاری کیا ہے اس کے لئے ان کی اصل عبارت پیش کیجائیگی - جس سے معلوم ہوگا کہ جہاد کے بارے میں ان لوگوں کا کیا عقیدہ ہے - اور وہ دل میں کیا رکھتے ہیں - کیا اب بھی مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات کی قدر نہ کیجائیگی - افسوس تو یہ ہے کہ یہ کتاب اکثر عمائد اہل حدیث کے پاس پہنچی اور انھوں نے اسے پڑھ کر ذرا بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی جس سے ان کے وفادارانہ خیالات کا علم ہو سکتا ہے (ایڈیٹر)

جناب من تسلیم -

آپ نے اپنی عنایت سے میرا حال دریافت فرمایا اور بھی کئی احباب مجھ سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ درحقیقت تیرا مسلک اور طریق کیا ہے اور تو کس طائفہ میں ہے کوئی تو مجھکو کٹر وہابی کہتا ہے کوئی پکا بدعتی کوئی غیر مقلد کوئی شیعہ کوئی ناصبی کوئی خارجی عجب بلا میں مبتلا ہوں کس کی ملت میں گنوں آپکو تبلا ای شیخ تو کہے گبر مجھے گبر مسلماں مجھکو - اصل یہ ہے کہ میں قرآن شریف اور حدیث جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والتسلیم کا پیرو ہوں نہ مجھکو سنیوں کے خاص مسالک اور مراسم سے کوئی تعلق ہے نہ شیعوں کے تمام مدارج اور مناہج سے نفرت ہے میرا قول تو یہ ہے متاع نیک ہر دوکانیکہ باشد مجھکو حق سے غرض ہے خواہ وہ کسی مذہب کی بات ہو اصل یہ ہے کہ یہ زمانہ عجیب فساد کا ہے جس کی پیشنگوئی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام فرما چکے ہیں فاعتزل تلک الفرق کلھا ہمارے اہل حدیث بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ بعض مسائل توحید اور شرک میں مولوی اسمٰعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی رائے سے متفق نہیں ہوں سخت اور متعصب وہابیوں کی طرح اولیاء اللہ اور بزرگان دین اور ائمہ عظام کی توہین نہیں کرتا ذری سی بات مثلاً دعا عند القبر یا شد رحال الی غیر المساجد الثلثہ یا تقبیل قبور پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک نہیں بناتا مراسم شادی اور فرح میں غنا اور دف کو جائز سمجھتا ہوں حتی کہ امیر کو بھی معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ وامثالہم دشمنان اہل بیت کی تعظیم اور ترضی کا قائل نہیں ہوں - مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی سب سے زیادہ مجھ پر اسیوجہ سے خفا ہیں کہ میں معاویہ کو بخطاب حضرت اور دعائے رضی اللہ عنہ یاد نہیں کرتا حنفی بھائی مجھ سے اسوجہ سے کشیدہ ہیں کہ میں تقلید مذہب معین کو بدعت اور ناجائز سمجھتا ہوں احادیث جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال ابوحنیفہ پر مقدم جانتا ہوں - سلطان روم کو خلیفہ شرعی نہیں مانتا - بلکہ دنیاوی شاہوں کی طرح ایک شاہ خیال کرتا ہوں - اُن کے لئے خلیفۃ المسلمین کا لقب ہرگز جائز نہیں رکھتا کیونکہ وہ [illegible] سے نہیں ہیں اور خلافت کے لئے قرشی ہونا بنص حدیث اور باجماع صحابہ شرط ہے حنفی بھائی یہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بزور شمشیر اور توپ تفنگ متغلب ہیں لہذا اُنکی خلافت تسلیم کرنا چاہئے - میں کہتا [illegible] یزید پلید اور مروان کی خلافت بھی تسلیم کیجئے - او[illegible] علیہ السلام کو باغی قرار دیجئے اپنا ٹھکانا جنتہ الدجال میں بنائیے - عام سنی بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں جناب امیرؑ کو تمام صحابہ سے افضل اور اعلم جانتا ہوں اور محبت اہل بیت میں سرشار ہوں - شیعہ بھائی میرے اس لئے شاکی ہیں کہ میں حضرات خلفائے ثلثہ اور جناب عائشہ صدیقہ کی تعظیم اور احترام کرتا ہوں - غرض عجب کشمکش میں گرفتار ہوں کوئی طائفہ بھی مجھ سے خوش اور راضی نہیں ہے - اس زمانہ کے حضرات فقرا اور مشائخین مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں اعراس وصندل اور چراغان اور مجلس رقص و سرود اور حال وقال کو طریقۂ سنت کے خلاف سمجھتا ہوں - جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی جو عمائد اہل حدیث میں سے ہیں وہ اس امر سے مجھ پر ساخط ہیں کہ کتاب ہدیۃ المہدی میں مینے چند مسائل میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کا خلاف کیا ہے اور نیز اسوجہ سے بھی کہ بعض مسائل میں میں متفرد ہوں جیسے معذور کے لئے حضر میں بھی ظہر اور عصر - مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھنا اور غیر معذور کے لئے بھی کسی ضرورت سے اسیطرح نماز میں وضع اور ارسال یدین دونو جائز ہونا - اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز ہونا وضو میں غسل رجلین اور مسح رجلین دونوں جائز ہونا - بسم اللہ پکار کر پڑھنا - گوسرا بھی جائز ہے - سجدہ رکھنا - بوریا یا زمین پر نماز پڑھنا بہتر ہے غرض مجھکو کسی طائفہ اور کسی فرقہ میں پناہ نہیں ہے اور گویا حدیث شریف جناب رسالتمآبؐ کا مصداق ابوذر غفاریؓ کی طرح اس زمانہ میں میں ہی ہو رہا ہوں - الحمدللہ علی کل حال حال کا واقعہ یہ ہے کہ جلد پنجم ہدیۃ المہدی جو میری تین سال کی محنت اور عرق ریزی سے تالیف ہوئی تھی اور بصرف زر ابتغاء لمرضاۃ اللہ میں نے اُس کو برادران اسلام کیخدمتیں مفت گذراننے کے لئے طبع کرایا تھا جب قریب اختتام پہنچی تو بعض متعصبین احناف اور نواصب کے بے اصل شکایات پر منجانب گورنمنٹ نظام دام اقبالہ ضبط کر لیگئی - حالانکہ اس جلد میں سوائے مسائل نماز کے ایک جملہ یا ایک حرف بھی ملکی معاملات کے متعلق نہ تھا - ہر چند تضرع و زاری کی گئی کچھ سود نہوئی - بلکہ میں اُلٹا مجرم اور گنہگار اور قابل سزائے سخت قرار پایا - اناللہ وانا الیہ راجعون - انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یا اللہ - اب سوا تیرے میرا کوئی معین اور مددگار صفحہ ارض پر نہیں رہا فاقبضنی الیک غیر مفتون واغفرلی خطیئتی یوم لاینفع مال ولا بنون - والسلام خیر ختام

خاکپائے سادات کرام و غلام اہلبیت عظام علیہم السلام

وحید الزماں عفا اللہ عنہ -

ضرورت ملازمت

ہمارے ایک عزیز لاہور انجنیرنگ اسکول کے پاس یافتہ آجکل فارغ اور ملازمت کی تلاش میں ہیں کیا کوئی صاحب اس میں امداد

منکر حق کا انجام

خدا کے فرستادوں کی مخالفت کبھی کسی نیک نتیجہ تک نہیں پہنچاتی - ہمارے سامنے کئی ایک مثالیں ایسی موجود ہیں کہ وہ لوگ اپنی جماعت میں بڑے معزز و محترم بلکہ لیڈر سمجھے جاتے تھے - لیکن آہستہ آہستہ مامور من اللہ کی مخالفت کی پاداش میں یہانتک پہنچے کہ اکیلے رہ گئے اور کوئی ان کے ساتھ نہ رہا - اور ان کے دلوں سے ایمان سلب ہوتا گیا -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی پہلی شان و شوکت کو یاد کرو پھر ان کی موجودہ تحریروں کو پڑھو اولاد کا وہ حال جو بدر کی کسی گذشتہ اشاعت میں چھپ چکا ہے - مذہبی مخالفت کی یہ کیفیت کہ حنفی وغیرہ تو کجا خود اہل حدیث کا اکثر حصہ ان کے خلاف ہے - گویا جو عقیدہ ان کا ہے وہ تنہا ان کا اپنا ہی ہے - اب دوسرے درجہ پر جناب وحید الزماں صاحب کے حالات ان کے ایک خط سے ظاہر ہیں - جن کی اشاعت کے واسطے شیعہ رسالہ اصلاح ذمہ دار ہے - آپ بہت سی حدیث کی کتابوں کے مترجم ہیں - جب ان میں باب الدجال آتا تھا تو آپ خدا کے نبی حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کا ضرور ذکر کر کے اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرتے تھے - لیکن آپ کا انجام جو ہو رہا ہے وہ تو کچھ اس خط سے ظاہر ہے کچھ آئندہ انشاء اللہ ہو جائیگا - خدا نے اپنے مامور کو سچ فرمایا کہ مقبولوں میں قبولیت کے نشان ہوتے ہیں - مسیح موعود بھی ان لوگوں کے خیال میں اپنے عقائد خاص رکھتا تھا مگر آپ کے ساتھ چار لاکھ آدمی شامل ہو گیا - اور آپ نے اپنے پیچھے ایک جماعت چھوڑی - لیکن یہ لوگ مرینگے تو وحید و طرید جیسا کہ خود اُن کے الفاظ سے ظاہر ہے - جس ہدیۃ المہدی کا آپ نے ذکر فرمایا ہے اس کے ایک حصہ کا ذکر ہم تفصیل کیساتھ کسی آئندہ اشاعت میں دینگے - فی الحال اس کے متعلق جو بازپرس گورنمنٹ کیطرف سے ہوئی ہے - اس کا حوالہ دیتے ہیں -

آپ نے اس حصہ میں جو گل کھلائے ہیں اور اپنے مذہبی عقیدوں کا اظہار خصوصاً در بارہ سلطنت نصاری کیا ہے اس کے لئے ان کی اصل عبارت پیش کیجائیگی - جس سے معلوم ہوگا کہ جہاد کے بارے میں ان لوگوں کا کیا عقیدہ ہے - اور وہ دل میں کیا رکھتے ہیں - کیا اب بھی مسیح موعود علیہ السلام کی خدمات کی قدر نہ کیجائیگی - افسوس تو یہ ہے کہ یہ کتاب اکثر علماء اہل حدیث کے پاس پہنچی اور انھوں نے اسے پڑھ کر ذرا بھی اس کے خلاف آواز نہ اٹھائی جس سے ان کے وفادارانہ خیالات کا علم ہو سکتا ہے (ایڈیٹر)

جناب من تسلیم -

آپ نے اپنی عنایت سے میرا حال دریافت فرمایا اور بھی کئی احباب مجھ سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ درحقیقت تیرا مسلک اور طریق کیا ہے اور تو کس طائفہ میں ہے کوئی تو مجھکو کٹر وہابی کہتا ہے کوئی پکا بدعتی کوئی غیر مقلد کوئی شیعہ کوئی ناصبی کوئی خارجی عجیب بلا میں مبتلا ہوں - کس کی ملت میں گنوں آپکو تبلا ای شیخ تو کہے گبر مجھے گبر مسلماں مجھکو - اصل یہ ہے کہ میں قرآن شریف اور حدیث جناب رسالت مآب علیہ الصلوۃ والتسلیم کا پیرو ہوں نہ مجھکو سنیوں کے خاص مسالک اور مراسم سے کوئی تعلق ہے نہ شیعوں کے تمام مطارح اور مناہج سے نفرت ہے میرا قول تو یہ ہے متاع نیک ہر دو کانیکہ باشد مجھکو حق سے غرض ہے خواہ وہ کسی مذہب کی بات ہو اصل یہ ہے کہ یہ زمانہ عجیب فساد کا ہے جس کی پیشگوئی آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام فرما چکے ہیں فاعتزل تلك الفرق کلها ہمارے اہل حدیث بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ بعض مسائل توحید اور شرک میں مولوی اسمٰعیل صاحب علیہ الرحمۃ کی رائے سے متفق نہیں ہوں سخت اور متعصب وہابیوں کی طرح اولیاء اللہ اور بزرگان دین اور ائمہ عظام کی توہین نہیں کرتا ذری ذری بات مثلاً دعا عند القبر یا شد رحال الی غیر المساجد الثلثہ یا تقبیل قبور پر مسلمانوں کو کافر اور مشرک نہیں بناتا مراسم شادی اور فرح میں غنا اور دف کو جائز سمجھتا ہوں حتی کہ امیر کو بھی معاویہ اور مغیرہ اور عمرو بن عاص اور سمرہ و امثالہم دشمنان اہل بیت کی تعظیم اور ترضی کا قائل نہیں ہوں - مولوی فقیر اللہ صاحب پنجابی سب سے زیادہ مجھپر اسی وجہ سے خفا ہیں کہ میں معاویہ کو بخطاب حضرت اور دعائے رضی اللہ عنہ یاد نہیں کرتا حنفی بھائی مجھ سے اس وجہ سے کشیدہ ہیں کہ میں تقلید مذہب معین کو بدعت اور ناجائز سمجھتا ہوں احادیث جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو اقوال ابوحنیفہ پر مقدم جانتا ہوں - سلطان روم کو خلیفہ شرعی نہیں مانتا - بلکہ دنیاوی شاہوں کی طرح ایک شاہ خیال کرتا ہوں - اُن کے لئے خلیفۃ المسلمین کا لقب ہرگز جائز نہیں رکھتا کیونکہ وہ قریش میں سے نہیں ہیں اور خلافت کے لئے قرشی ہونا بنص حدیث اور باجماع صحابہ شرط ہے حنفی بھائی یہ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ بزور شمشیر اور توپ تفنگ متغلب ہیں لہذا انکی خلافت تسلیم کرنا چاہئے - میں کہتا ہوں کہ پھر تو یزید پلید اور مروان کی خلافت بھی تسلیم کیجئے - اور امام حسین علیہ وعلی آباءہ السلام کو باغی قرار دیجئے اپنا ٹھکانا جنۃ الدجال میں بنالیجئے عام سنی بھائی مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں جناب امیر کو تمام صحابہ سے افضل اور اعلم جانتا ہوں اور محبت اہل بیت میں سرشار ہوں - شیعہ بھائی میرے اس لئے شاکی ہیں کہ میں حضرات خلفائے ثلثہ اور جناب عائشہ صدیقہ کی تعظیم اور احترام کرتا ہوں - غرض عجب کشمکش میں گرفتار ہوں کوئی طائفہ بھی مجھ سے خوش اور راضی نہیں ہے - اس زمانہ کے حضرات فقراء اور مشائخین مجھ سے اس لئے ناراض ہیں کہ میں اعراس وصندل اور چراغان اور مجلس رقص و سرود اور حال وقال کو طریقۂ سنت کے خلاف سمجھتا ہوں - جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی اور جناب مولوی شمس الحق صاحب عظیم آبادی جو عمائد اہل حدیث میں سے ہیں وہ اس امر سے مجھپر ساخط ہیں کہ کتاب ہدیۃ المہدی میں میں نے چند مسائل میں ابن تیمیہ اور ابن قیم کا خلاف کیا ہے اور نیز اس وجہ سے بھی کہ بعض مسائل میں میں متفرد ہوں جیسے معذور کے لئے حضر میں بھی ظہر اور عصر - مغرب اور عشا کو ملا کر پڑھنا اور غیر معذور کے لئے بھی کسی ضرورت سے اسی طرح نماز میں وضع اور ارسال یدین دونو جائز ہونا - اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز ہونا وضو میں غسل رجلین اور مسح رجلین دونوں جائز ہونا - بسم اللہ پکار کر پڑھنا - گو سرا بھی جائز ہے - سجدہ رکھنا - بوریا یا زمین پر نماز پڑھنا بہتر ہے غرض مجھکو کسی طائفہ اور کسی فرقہ میں پناہ نہیں ہے اور گویا حدیث شریف جناب رسالتمآب کا مصداق ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی طرح اس زمانہ میں میں ہی ہو رہا ہوں - الحمد للہ علی کل حال حال کا واقعہ یہ ہے کہ جلد پنجم ہدیۃ المہدی جو میری تین سال کی محنت اور عرق ریزی سے تالیف ہوئی تھی اور بصرف زر ابتغاء لمرضاۃ اللہ میں نے اُس کو برادران اسلام کیخدمت میں مفت گذراننے کے لئے طبع کرایا تھا جب قریب اختتام پہنچی تو بعض متعصبین احناف اور نواصب کے بے اصل شکایات پر منجانب گورنمنٹ نظام دام اقبالہ ضبط کر لیگئی - حالانکہ اس جلد میں سوائے مسائل نماز کے ایک جملہ یا ایک حرف بھی ملکی معاملات کے متعلق نہ تھا - ہر چند تضرع وزاری کی گئی کچھ سود نہ ہوئی - بلکہ میں اُلٹا مجرم اور گنہ گار اور قابل سزائے سخت قرار پایا - انا للہ وانا الیہ راجعون - انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ یا اللہ - اب سوا تیرے میرا کوئی معین اور مددگار روئے زمین پر نہیں رہا فاقبضنی الیک غیر مفتون واغفرلی خطیئتی یوم لاینفع مال ولا بنون - والسلام خیر ختام

خاکپائے سادات کرام و غلام اہلبیت عظام علیہم السلام

وحید الزماں عفا اللہ عنہ -

۵ کیا پھر بھی مسیح موعود نہ آیا؟

ایک نومرید

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بتقریب جلسہ مبارکہ واقعہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کو قادیان میں گیا - ملت احمدیہ کے براہین ودلائل کچھ ایسے دلنشین ہو گئے کہ بعون اللہ تعالیٰ۔

اس نیاز مند کا ارادہ فوراً شرف بیعت کا ہو گیا - اور اس کی تائید ۲۶ کی رات کو مجھے ایک رویا کے ذریعے سے خدا تعالیٰ کیطرف سے بہ اظہار تصدیق ہو گئی اور میرا دل مان گیا کہ

مجدد دوران ومسیح الزماں مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود واقعی مامور من اللہ تھے ۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ میں ان کے ظلال عاطفت میں پناہ نہ لوں چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کی صبح کے قریباً ۹ بجے بڑے بھاری انبوہ میں آفتاب ملت بیضا حضرت خلیفۃ المسیح علامہ دہر مولانا حکیم مولوی نورالدین صاحب کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - جس پر استادی عالیجناب مولانا مولوی حکیم فیروزالدین احمد صاحب طغرائی امرتسری نے حسب ذیل قطعہ تاریخ موزوں کیا

قطعہ تاریخ

بیعت ڈاکٹر ماست بگو طغرائی ؛ ملت مہدی مسعود ورد دیگر گشت
چوں سر خامہ نگوں گشت بہ قرطاس خیال ؛ کلک بنوشت کہ افتہ گل تازہ شگفت

۲۸ ۱۳ھ

ڈاکٹر شیخ محمد حسین - ایل - ایم - ایس - مالک رسالہ "الشیاء"

امرتسر

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بعض احباب نے مجھ سے کتابیں خرید کی ہیں - لیکن ہنوز بہتوں نے نہیں کیں اسواسطے مفصلہ ذیل کتب باقی موجود ہیں - اگر کوئی صاحب اکٹھی خرید کریں تو میں ایک روپیہ کی کتابیں ۳ر میں دیدونگا

تحفۃ المشتاقین (۲۰۰ ۳) فی عدد ار کاسر احمدی (۳۲۰) فی عدد ۲ر - احمدی کاسر (۴۰۰) فی عدد ار تصدیق المسیح (۳۳) فی عدد ۲ر چٹھی مسیح (۵۰۰ ۳) فی عدد ار سیف حق (۳۲) فی عدد ۲ر البلاغ (۲۷) فی عدد ۱ر اظہار حق (۹۰ ۳) فی عدد تعلیم القرآن (۱۵۳) فی عدد ار سی حرفی اول ودوم (۸۱۲) فی عدد ۰ر کلمۃ الفصل (۳۶) فی عدد ار جام وحدت (۵۵۰) فی عدد - ر سیح امام (۳۶) فی عدد - ر گلدستہ احمدی (۳۵۰) فی عدد - ر چھ پہیل (۹۲) فی عدد - ر گل بتیا (۵۵۰) فی عدد - ر سلاح بیوی (۱۹۲) - ر کرشن اوتار (۲۰۰) - ر صدقے جاواں (۱۳۰) فی عدد - ر چمکار حق (۲۰۰) فی عدد - ر

تبصر (۱۷۶) فی عدد ۲ر

(عبدالحی عرب قادیان)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اسیر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھاپا ہے جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں - ابن مریم مر گئے - نزول بروزی - نشانات ظہور مہدی - نشان صداقت - اور بڑی عمدہ فکر کے بعد نہایت مختصر ومدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے ساڑھے پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوالیں کہ ۹ اور خط وکتابت میں استعمال کریں - ہم خرما وہم ثواب بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں - اعلیٰ قسم کے کارڈ ۸ر سینکڑہ دیئے جاتے ہیں۔

ایک نئی تصنیف

عقاید احمدیہ

ایک سو سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میرے پڑھے ہونگے جس میں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں - اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہئے - دوم بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تاکہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی - صرف ۲ر قیمت ہے - اس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے - ور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ - ملائکہ - کتب انبیاء - یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ [illegible] سے کوئی بات باقی رہنے نہیں دی - ذی استطاعت [illegible] سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کریں اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ ہے جو بہت [illegible] - اس میں نماز وروزہ کے مسائل مدلل ہیں

ملنے کا پتہ

دفتر بدر - قادیان

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر الیس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ہے آدی۔

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے - گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے - یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ - تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ فرماویں

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار میں عنوان تجارت کا راز دیا تھا فیس مبلغ للعہ مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۸ر کر دی ہے - تاکہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں - شرائط حسب ذیل ہیں - صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ و دیگی وچونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۸ر میں روانہ ہوگی

(۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مہتمم ترکیب کسیکو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع خٹڈوالی ڈاک خانہ اکھوڑ ریاوہ ۔ دلائل پور)

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - بہت مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف وسستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے

ایک نو مرید

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر قادیان - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں بتقریب جلسہ مبارکہ واقعہ ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کو قادیان میں گیا - ملت احمدیہ کے براہین ودلائل کچھ ایسے دلنشین ہو گئے کہ بعون اللہ تعالیٰ۔

اس نیاز مند کا ارادہ فوراً شرف بیعت کا ہو گیا - اور اس کی تائید ۲۶ کی رات کو مجھے ایک رویا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے بہ اظہار تصدیق ہو گئی اور میرا دل مان گیا کہ

مجدد دوران ومسیح الزمان مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود ومہدی مسعود واقعی مامور من اللہ تھے ۔

پس کوئی وجہ نہیں کہ میں ان کے ظلال عاطفت میں پناہ نہ لوں چنانچہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۰ء کی صبح کے قریباً ۹ بجے بڑے بھاری انبوہ میں آفتاب ملت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح علامہ دہر مولانا حکیم مولوی نور الدین صاحب کے دست مبارک پر شرف بیعت حاصل کیا - جس پر استادی عالیجناب مولانا مولوی حکیم فیروز الدین احمد صاحب طغرائی امرت سری نے حسب ذیل قطعہ تاریخ موزون کیا

قطعہ تاریخ

بیعت ڈاکٹر ما ست بگو طغرائی ⁂ ملت مہدی مسعود ہو دیگر گشت

چوں سر خامہ نگوں گشت بہ قرطاس خیال ⁂ کلک بنوشت کہ الحمد گل ما شگفت

۱۳۲۸ھ

ڈاکٹر شیخ محمد حسین - ایل - ایم ایس - مالک رسالہ "الشیاء" امرت سر

حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے بعض احباب نے مجھ سے کتابیں خرید کر لی ہیں - لیکن ہنوز بہتوں نے نہیں کیں - اسواسطے مفصلہ ذیل کتب باقی موجود ہیں - اگر کوئی صاحب اکٹھی خرید کر لیں تو میں ایک روپیہ کی کتابیں ۱۲ میں دیدونگا

تحفۃ المشتاقین (۴۴۳) فی عدد ار کامن احمدی (۳۲۰) فی عدد ۲ - احمدی کامن (۱۰۰۴) فی عدد ار التصدیق المسیح (۳۴۴) فی عدد ۲ ر چٹھی مسیح (۴۵۴۳) فی عدد ار سیف حق (۳۲) فی عدد ۲ ر البلاغ (۲۷) فی عدد ۱ ر اظہار حق (۳۹۰) فی عدد تعلیم القرآن (۱۵۲) فی عدد ار سی حرفی اول و دوم (۸۱۲) فی عدد ۲ ر کلمۃ الفصل (۳۶) فی عدد ار جام وحدت (۵۵۰) فی عدد ۲ ر مسیح امام (۳۶) فی عدد ۲ ر گلدستہ احمدی (۳۵۰) فی عدد ۲ ر چودھویں (۹۲) فی عدد ۲ ر گل مونیا (۵۵۰) فی عدد ۲ ر سلاح بیوی (۱۲۶) - ر کرشن اوتار (۱۰۰۴) - ر صدقے جاواں (۱۳۰) فی عدد ۲ ر چمکا رحق (۴۰) فی عدد ۲ ر

تبصرہ (۱۷۶) فی عدد ۲ ر

(عبدالحی عرب قادیان)

تبلیغی کارڈ

سادہ کارڈوں کے جو دوسری طرف نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اسیر ہند پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھاپا ہے جسکے مفصلہ ذیل عنوان ہیں - ابن مریم مر گئے - نزول بروزی - نشانات ظہور مہدی - نشان صداقت - اور بڑی غور وفکر کے بعد نہایت مختصر ومدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے ساڑھے پانچ آنہ سینکڑہ کے حساب سے جلد منگوائیں کہ ۹ نور خط وکتابت میں استعمال کریں - ہم خرما وہم ثواب بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں بہت جلد درخواستیں کریں - اعلیٰ قسم کے کارڈ ۸ ر سینکڑہ دئے جاتے ہیں۔

ایک نئی تصنیف

عقاید احمدیہ

ایک سو سے زیادہ خطوط مختلف اوقات میں خود میرے پڑھے ہونگے جس میں احباب کوئی ایسی کتاب طلب کرتے ہیں جس میں سلسلہ احمدیہ کے تمام عقائد بالدلائل مجموعی طور پر یکجا لکھے گئے ہوں - اس قسم کی کتاب کی واقعی بہت ضرورت تھی کیونکہ جو لوگ نئے نئے سلسلہ میں شامل ہوتے ہیں وہ پوچھتے ہیں کہ اب ہمیں کیا کیا عقیدہ رکھنا چاہئے - دوم بعض احباب غیر احمدی دوستوں میں تبلیغ کے خیال سے ایسی کتاب کی ضرورت محسوس کرتے ہیں جو مختصر بھی ہو - جامع بھی ہو کم قیمت بھی ہو تا کہ اس کے ذریعے اپنے سلسلہ کی اشاعت کر سکیں۔

سو آپ کو مژدہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ عقائد احمدیہ اس ضرورت کے لئے کافی ہوگی - صرف ۲ ر قیمت ہے - اس میں بتلایا گیا ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مسیح موعود ہونے کا کیا ثبوت ہے - اور احمدیوں کا اللہ تعالیٰ - ملائکہ - کتب انبیاء - یوم آخر کی نسبت کیا عقیدہ ہے - حتی الوسع کوئی بات باقی رہنے نہیں دی - ذی استطاعت اصحاب بہت سی جلدیں منگوا کر بطور تبلیغ تقسیم کریں اس کتاب کا دوسرا حصہ سنت احمدیہ جو بہم پہنچیگی - اس میں نماز وروزہ کے مسائل بدلائل ہیں

ملنے کا پتہ

دفتر بدر - قادیان

کلکتہ کے نامی ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جیسے ہے ڈاکٹر برمن کا عرق کافور ے آ ۸

جب کسیکو ہیضہ ہوتا ہے تو اس کے گھر میں ایسی پکار پڑ جاتی ہے - اور گھبرا کر یہی کہتے ہیں کہ اگر پہلے ہی تھوڑا سا سوچ تو یہ تکلیف ہی کیوں اٹھانا پڑے کیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور لیکر گھر ڈال رکھتے ہو یہ اصلی عرق کافور ۲۶ برس سے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوائی ہے - گرمی کے دست پیٹ کا درد اور تلی کے لئے اکسیر کا حکم رکھتی ہے - قیمت فی شیشی عہ محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک ۵ ر

عرق پودینہ

ہر ایک بال بچے دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے - یہ عرق ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں کی مانند ہے - یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ دوا نہایت مفید ہے - پیٹ کا پھولنا - ڈکار آنا - بدہضمی - اشتہا کا کم ہونا یہ سب ریاح کی علامتیں دور ہو جاتی ہیں گود کے بچے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں ہے - قیمت فی شیشی ۸ ر محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک پانچ آنے

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ - تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ۔

مفصل حالات کی کتاب مفت ملتی ہے - منگوا کر ملاحظہ فرماویں

صدائے اقبال

صاحبان آپ پر روشن ہے کہ کمترین نے ایک اشتہار میں عنوان تجارت کا راز دیا تھا فیس مبلغ للعہ مقرر تھی - اب اکثر احباب کے ارشاد کے بموجب فیس مبلغ ۱۲ ر کر دی ہے - تا کہ غریب سے غریب بھائی بھی فائدہ اٹھاویں - شرائط حسب ذیل ہیں - صابن امرتسری قسم اعلیٰ بدون امداد آگ دیگی وچونہ صرف چند منٹ میں تیار کرنے کی ترکیب عام فہم اردو میں بذریعہ وی پی مبلغ ۱۲ ر میں روانہ ہوگی

(۲) پتہ صاف جواب کے لئے جوابی کارڈ ورنہ جواب سے جواب (۳) اگر میری روانہ کردہ ترکیب سے صابن امرتسری قسم اعلیٰ تیار نہ ہو تو حلفیہ تحریر پر واپس دیجاویگی - (۴) درخواست کنندہ کو حلفیہ اقرار کہ بدون اجازت مینجر ترکیب کسیکو نہ بتلائی جاویگی روانہ کرنا ضروری ہوگا۔

المشتہر غلام محی الدین اقبال موضع خنبٹوالی سب آفس کھوڑ ڈیانوالہ (لائل پور)

مفرح یاقوتی

طیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مصدقہ ہے اعضاء رئیسہ کو طاقت دیتی ہے - یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف وسستی کو اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے - دفتر اخبار بدر سے